اداہوا ہے اور آپ کے فیصلوں کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اب آپکی کتاب حقیقۃ الوحی کی حقیقت بیان کی جاتی ہے اور اسپر رائے زنی عمل میں آتی ہے ؞

(حقیقۃ الوحی پر ریویو)

وہ کتاب جسوقت میرے سامنے پیش ہوئی میں نے اسوقت قبل از مطالعہ اسکی نسبت خداداد فراست سے (جسکے آپ بھی اپنے خط میں معترف ہوئے ہیں) اور آپ کی مدت العمری حالت پر قیاس کرنے سے یہ رائے ظاہر کردی تھی (جسکے اظہار سے آپ کے ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر اور آپکے خیالات و الہامات کے ارگن الحکم کے ایڈیٹر مجھے روکتے بھی رہے) کہ اس کتاب میں وہی پرانی باتیں پرانی باتیں ہونگی۔ جو براہین احمدیہ۔ وفیصلہ آسمانی۔ ازالہ اوہام۔ وانجام الوساوس انجام آتھم وغیرہ تصانیف میں کہی گئی ہیں اس رائے کو دبی زبان سے پریسیڈنٹ ڈیپوٹیشن مولوی محمد احسن نے مان لیا اور یہ کہا تھا کہ "ہاں وہی باتیں" پھر جب میں نے اس کو پڑھا تو میرا وہ ریویو جو فراست و قیاس سے کیا تہا صحیح نکلا اور معلوم ہوا کہ اس کتاب کو نئی صورت میں نئے نام سے شائع کرنا صرف ناواقف لوگوں کو دھوکہ دینا ہے اور اس کتاب میں اکثر وہی اکاذیب وہی مغالطات وہی دعاوی فارغہ وہی دلائل واہیہ ہیں وہی نشانات بعینہا وبالفاظہا مذکور ہیں جو پہلی کتب ورسائل مرزا میں پائے جاتے اور کمتر جو دوسری صورت و دوسرے الفاظ و پیرایہ میں وارد کئے ہیں وہ بھی باصلہ ونظیرہ ان کتابوں میں موجود ہیں اور ان کا جواب بھی اشاعۃ السنہ میں جلد ۱۳ سے ۲۰ تک ادا ہوچکا ہے اسکی مثالیں آپکے یہ دعوے و بیانات و نشانات ہیں کہ میری دعا یا مباہلہ یا پیشگوئی یا مخالفت کے اثر سے الٰہی بخش مصنف عصاء موسیٰ

منشی سعد اللہ لدھیانوی مولوی عبد المجید دہلوی مولوی رسل بابا امرتسری مولوی غلام دستگیر قصوری۔ مولوی ابو الحسن سیالکوٹی۔ مولوی زین العابدین مدرس عربی مدرسہ حمایت اسلام۔ امریکن الگزنڈر ڈوئی وغیرہ وغیرہ فوت ہوگئے ہیں اور میں اب تک اپنے دعوے الہام کے ساتھ زندہ ہوں اور میرے مال دولت اور جماعت میں ترقی ہے میں اس دعوے میں جھوٹھا اور وہ مخالف انکار میں سچے ہوتے تو میں ان کے سامنے مرجاتا وہ میرے سامنے نہ مرتے انکا جواب اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ میں ادا ہوچکا ہے کہ موت وحیات حق و بطل ہونے کی دلیل نہیں اور نہ مال دولت و قلت اتباع و کثرت و دنیاوی ترقی و تنزل و بیماری و صحت دلیل حقانیت و بطلان ہے اور آپ کی دعا بد یا مخالفت میں کچھ اثر ہے تو بیت سے آپ کے مخالف جو بالی پی کر آپ کو کوستے ہیں اب تک کیوں زندہ اور ہٹے کٹے وندناتے ہیں اور آپکی دعا خیر میں کچھ اثر ہے تو جن لوگوں سے آپ پانچ پانچ سو روپیہ فیس لیکر دعا کر چکے ہیں وہ اس اثر سے اب تک کیوں محروم ہیں اور آپکے مباہلہ میں کچھ اثر ہے تو صوفی عبد الحق غزنوی کیوں اب تک زندہ ہیں اور اپنے حال میں خوش و خورم ہیں جن نئے لوگوں نے اس کتاب میں آپ نے نام گن سنائے ہیں ان میں سے تو ایک بھی ایسا نہیں ہوا جسنے آپ سے مباہلہ کیا ہو۔ آپ اور آپکے آرگن ریویو اوف ریلیجنس۔ الحکم اور البدر خدا تعالے کا اور مواخذہ و اعتراض دنیا کا خوف اٹھا کر ناحق و برخلاف واقعہ ان لوگوں کی موت کو آپکے مباہلہ کا اثر ٹھہراتے ہیں۔

اس جواب کی تفصیل اشاعۃ السنہ کی جلدوں مذکورہ میں موجود ہے جس کو سبھی جلدیں میسر نہوں وہ صرف جلد ۱۹ کو صفحہ ۱۱۶ سے ۱۳۲ تک اور جلد ۲۰ کو صفحہ ۱۱۲ سے ۱۴۰ تک ملاحظہ کرے جلد ۱۹ کے صفحہ ۱۱۷ میں مرزا کی

اس نیرنگی کو فرخ تیلی سے (جو ایک ہی تیل کو ایک مشکیزہ سے اسکو مختلف منہ لگا کر نکال دیا کرتا تھا) تشبیہ دیکر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو باتیں انہوں نے سنہ ۱۹ء میں کہی تھیں وہی سنہ ۱۹ء میں کہی تھیں جن کا جواب اس کو مل چکا ہے۔ اب وہی باتیں سنہ ء میں کہی ہیں۔

اس مقام میں ایک تازہ اور گرما گرم نیا جواب بھی پیشکش کیا جاتا ہے کہ اگر اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے کہ ان لوگوں کی موت آپ کی دعا یا مباہلہ کا اثر ہے تو اس سے آپ کے دعوی کے برخلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ مثیل مسیح ہونے کے دعوے میں صادق نہیں ہیں بلکہ آپ جیسا خونی و سفاک تو کسی نبی مصلح (ریفارمر) کا نظیر و مثیل نہیں ہو سکتا۔ نبی تو خیر خواہ دشمناں ہوتے ہیں۔ دشمن ان کو مارتے تو وہ ان کے لیئے دعا کرتے۔ ایک نبی کو قوم نے ایسا مارا کہ وہ خون آلودہ ہو گئے آپ چہرے سے خون پونچھتے اور یہ دعا مانگتے اللّٰھم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون ہمارے مولے و سید خاتم الرسل مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف پہنچے جب طائف گئے کفار فجار اور وہاں کے سفہار بدکردار نے آپکو ہنسی میں اڑا کر دیوار میں دھکیل کر طائف سے نکال دیا تو آپ کو اس غم والم سے مقام قرن الثعالب میں پہنچکر غم سے ہوش و افاقہ ہوا تو آپکی تسلی و دلجوئی کے لئے خدا تعالے نے حضرت اسرافیل کے ساتھ ایک فرشتہ ملک الجبال کو بھیجا انہوں نے خدا تعالے کا سلام فرخندہ انجام فرحت و عزت التیام پہنچا کر عرض کیا کہ آپکی تنگی دل و غم والم کو دیکھ کر خدا تعالے نے ملک ۹
الجبال کو بھیجا ہے آپ حکم دیں تو یہ جبل ابو قبیس اور اسکے ساتھ والا پہاڑ زمین سے اکھاڑ کر مکہ والوں کے سروں پر رکھ ان کو کچل ڈالے۔ اسکے جواب میں آنحضرت صلعم نے فرمایا لا یا رب اے خدا میں ایسا نہیں چاہتا ان لوگوں میں

کوئی تو ایسا ہی نکلیگا جو لا الہ الا اللہ کہے گا اور تیری عبادت کریگا اور حضرت مسیح تو ایسے رحم مجسّم تھے کہ وہ فوت ہو جانے کے بعد روز قیامت کے دن بھی اپنے مخالفوں کے لئے جنہوں نے انکی دعوت و نصیحت کے مخالف ہو کر انکی پرستش کی ہے دعا مغفرت ہی کرینگے اور یہ کہینگے ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم۔ یعنے اے خدا تعالےٰ اگر تو میری نصیحت کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب کرے تو یہ تیرے (محکوم) بندے ہیں اور اگر معاف ہی کر دے تو تو غالب حکمت والا ہے ایسے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کافروں نافرمانبرداروں کے لیئے دعا مغفرت کی تھی۔

رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم (سورۃ ابراہیم ع ۶)

اے رب یعنے اے خداوند ان معبودوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ پس جس نے (ان کو چھوڑ کر) میری پیروی کی وہ تو میرا اور مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی تو اسکو بھی بخشنے والا مہربان ہے۔ حضرت موسےٰ اور حضرت نوح نے اپنے سرکش مخالفین کے لیئے بددعا کی تھی تو وہ ایک مدت دراز کے بعد جب ان کو انکی ہدایت سے نا امیدی ہو گئی تھی اور خدا تعالےٰ کی طرف سے

واوحی الی نوح انه لن يؤمن من قومك الا من قد امن (ہود ع ۴)

وحی ہو چکی تھی کہ اب وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے پہلے تو وہ حضرات بھی قوم کو مدتوں وعظ کرتے رہے اور انکی سختیاں سہارتے رہے اور گالیاں بدگویاں سنتے رہے آپنے تو نبوت کا چارج (عہدہ) لیتے ہی پہلے ہی صحیفہ آسمانی (کتاب براہین) کے نازل ہوتے ہی اپنی قوم کو جنکی ہدایت کے واسطے آپ مبعوث ہوئے تھے کوسنا اور ستانا شروع کر دیا تھا۔ پھر آپ مثیل مسیح کیونکر ہو سکتے ہیں یا کسی نبی اور

مصلح کے مماثل کیونکر بن سکتے ہیں اگر صرف نام کے مسیح ہونے کا دعوے ہے تو اس نام کے مسیح کے ساتھ لفظ خونی بڑھا دینا اور خونی مسیح کہلانا مناسب ہے کیونکہ جو کوئی آپکا مخالف ہو اسکے مارنے کو اپنی تبلیغ رسالت اور اسکے اظہار مخالفت سے پہلے ہی اسکو مارنے کے ہتھیار بددعائیں اور منذر الہام خدا کی طرف سے آپ اپنے لائے ہیں پھر جو شخص سینکڑوں مخالفوں سے مرجاتا ہے اسکو اپنے ہی الہام دُعا کا اثر اور اپنی کرامت آسمانی نشان قرار دیتے ہیں۔ اور جو مخالفوں سے ہنوز زندہ ہیں ان کو منذر الہامات اور انذاری پیشگوئیوں کی دہمکیاں دیتے ہیں اور یہ پنجابی مثل سناتے اور یہ فرماتے ہیں یہ پاواں تنبا کراں چوڑ چنیا!! جسکا اردو ترجمہ یہ ہے کہ پاجامہ پہنوں اور تمہارے گھر کا ستیا ناس کروں٭ لہذا لقب مسیح بلا اضافہ لفظ خونی آپکی تمہاری شان کے لئے شایاں نہیں اومائی اولڈ فرینڈ آپ کے اس قسم کے الہامات و پیشگوئیاں اہل علم و صاحبان عقل کی نظروں میں اس مثل سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتیں پھر آپ اپنے کیا فخر کرتے ہیں اور ان سے کسکو ڈراتے ہیں آپکے دام افتادہ بافندے جو عقل ایمان فروخت کرکے آپکی چار دیواری میں ڈیرے لگاتے ہیں اس سے ڈریں تو ڈریں جن کو ذرہ بھی عقل ہے وہ ان دہمکیوں کو اس جولاہے کی دہمکی سمجھتے ہیں آپکی ان خونریزیوں اور خونریزی کی دہمکیوں کے متعلق ایک اور یہ

٭ ایک احمق بافندہ کے گھر میں کسی نے پاجامہ پہنکر نماز پڑھنی شروع کی تو اتفاقاً اس گھر میں آگ لگ گئی ان احمق گھر والوں نے یہ سمجھا کہ یہ آگ اس نماز پڑھنے والی کی شامت ہے وہ نمازی چالاک و عیار تھا اس نے ان کے اس خوف و خیال کو غنیمت سمجھا اور اپنی کرامت کا ہتکنڈا جا لیا۔ جب کسی بات سے اپنے ناراض ہوتا تو ان کو ڈراتا اور دہمکاتا اور یہ کہتا٭ پاواں تنبا کراں چوڑ چنیا!!

بات بھی آپ کی توجہ و انصاف کے (آپ نکریں تو اور عقل و اہل انصاف کی)
توجہ کے لائق ہے کہ آپ کے دعویٰ الہام و مسیحائیت وغیرہ کے منکر و مخالف سارے
جہاں میں سبھی لوگ تو ایسے نہیں جو دیدہ دانستہ جحوداً و عناداً انکار کرتے ہوں
بلکہ ان میں بہت ایسے بھی ہونگے جو آپکے دعاوی و الہامات کو صحیح نہ سمجھنے اور
ان پر احاطہ علمی نکرنے کی وجہ سے ان سے منکر ہونگے۔ انہیں لوگوں سے آپنے
اس خاکسار کو شمار کیا۔ چنانچہ اس خط ۲۲ مئی میں مجھ پر اسی نیک گمانی کا اظہار
فرمایا ہے۔ اور میں خود بھی حلفاً کہتا ہوں اور جس قسم کی حلف اور جسوقت
جسدن جس مقام میں آپ چاہیں میں اٹھانے کو تیار رہوں کہ مینے ابتداء سے
آج تک آپکا مقابلہ و معارضہ جحوداً و عناداً نہیں کیا بلکہ آپ کے دعاوی جدیدہ
اور ان کے دلائل مزخرفہ کو جس کا شروع رسالہ فتح اسلام سے ہوا ہے اصول و
عقائد اسلام کے مخالف سمجھکر انکار کیا ہے۔ میرا انکار و رد آپکے دعاوی
دلائل سے ایسا ہے جیسا کہ اپنے پرانے دینی اور اسلامی بھائیوں (علاتی بھائی
حنفیوں عینی بھائیوں اہلحدیث امرتسری آروی وغیرہم) کے نئے خیالات
اور خیالی دلائل سے ہے۔ جسکا آپ جلد بستم و بست یکم اشاعۃ السنہ کے ملاحظہ
سے یقین کر سکتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے جواب میں جب وہ آپسے آپ کے
دعاوی کی دلیل اور آپکے الہامات کا ثبوت طلب کریں آپکا یہ کہنا کہ تم میرے
الہامات کو نہیں مانتے افترا سمجھتے ہو تو تم قسم کھاؤ اور مباہلہ کرو پھر تم ایک
سال تک ہلاک کئے جاؤگے مدعی مماثلت حضرت مسیح یا کسی سچے ملہم اور ہادی
کیلئے کب جائز و مناسب ہے وہ ہلاک ہوگئے تو آپ سے ہدایت کون پائینگے
اور آپکی بعثت اور نبوت کا نتیجہ کیا نکلیگا ایسے لوگوں غیر معاندوں اور طالبان
حق کو تو بحث و دلائل سے اپنے دعاوی سمجھانے مناسب ہیں اور اگر آپ میں

روحانی طاقت اور برقی طاقت ہی تو تکی ہدایت روحانی برقی طاقت اور دعا بجری سے مناسب ہے نہ خونریزی اور خون ریزیوں کی دھمکیوں سے۔

اور اقل قلیل اس کتاب میں نئی باتیں بھی ہیں جو پہلے آپنے نہیں کہیں اس لیئے ان کا جواب اشاعۃ السنۃ سنین گزشتہ میں ادا نہیں ہوا۔

از انجملہ ایک یہ بات ہے جو صفحہ ۳۰ تتمہ حقیقۃ الوحی میں آپنے کہی ہے کہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کرکے واپس کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے دعا کی کہ انکی عزت چاک کردیجائے تو وہ نوابی سے معزول ہوگئے پھر جب انہوں نے بذریعہ خط مجھسے دعا کی درخواست کی جسکی اطلاع حافظ یوسف امرتسری اور مولوی محمد حسین کو دی گئی تھی تب میں نے اسکے لئے دعا کی تو خدا نے مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ سرکوبی سے اس کی عزت بچائی گئی پھر کچھ مدت کے بعد گورنمنٹ کا حکم آگیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب بحال رہے۔

دوسری یہ بات ہے جو صفحہ ۳۹۱ حقیقۃ الوحی میں کہی ہے کہ اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اقطاب اس امت سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لیئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ مکالمہ الٰہیہ کا وہ حصہ پانے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جانے اور آنحضرت کی پیشگوئی میں جو احادیث صحیحہ میں آچکی ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا رخنہ واقع ہو جاتا اور اسکی تائید میں مکتوبات مجدد الف ثانی سے نقل کیا ہے کہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت

تک رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جاوے
اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے اسکے بعد کہا ہے کہ
احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسے اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے
نام سے موسوم کیا جائے گا۔

تیسری یہ بات ہے جو صفحہ ۵۵۲ حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ سان فرانسسکو
اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق زلزلے آئے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے جو صفحہ ۳۷ لغایت ۳۹ تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ
اس دفعہ جو زیادہ بارش سردی ہوئی ہے وہ میری ہی پیشگوئی کے مطابق ہوئی ہے

پانچویں بات یہ ہے جو صفحہ ۱۷۷ و ۱۸۶ و ۱۸۷ حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے
کہ میری دو تین پیشگوئیاں (جیسے موت عبد اللہ آتھم یا داماد احمد بیگ یا نکاح دختر
احمد بیگ) پر پورا نہونے کا اعتراض کیا جاتا ہے ہزاروں پیشگوئیوں کے پورے
ہونے کو کیوں دیکھا نہیں جاتا اسی قسم سے اور نئی باتیں ایسی لکھی ہیں جنکی
تفصیل سے تطویل بلا طائل متصور ہے۔

ان باتوں کے جواب دینے اور انکی نسبت رائے ظاہر کرنے کی ضرورت
نہ تھی جبکہ انکے نظائر کا جواب اشاعۃ السنۃ سنین گذشتہ میں دیا گیا ہے تاہم
ان کے جوابات پر باقی نئی باتوں کے جواب کو قیاس کرنے کے لئے نظائر پیدا
ہونے کی غرض سے جواب دیا جاتا ہے اور یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ یہ باتیں
محض مغالطے ہیں۔ پہلی بات محض غلط و بناوٹ معلوم ہوتی ہے (۱) نہ
نواب صاحب نے بذریعہ خط دعا کے لئے درخواست کی۔ اور نہ (۲) ان کے خط کو
آپنے مجھے اطلاع دی۔ اور نہ نواب (۳) صاحب کی زندگی میں بحالی خطاب نوابی

کا یہ نسبت نواب صاحب حکم ہوا۔ امر سوم کا تصفیہ سرکاری کاغذات سے ہو سکتا ہے۔ آپ سچے ہیں تو سرکاری حکم کا نمبر و تاریخ بتادیں امر اول دوم کا تصفیہ نواب کا خط دکھانے سے ہو سکتا ہے۔

اسباب میں واقعی امر یہ ہے کہ نواب صاحب کی تصنیفات میں ایسے الفاظ تھے جن کے درج ہونے سے انکا خطاب موقوف ہوا۔ پھر جب خاکسار نے انکی مدافعت میں ایک انگریزی پمفلٹ شائع کیا اور اسمیں گورنمنٹ پر ثابت کر دیا کہ جو الفاظ ان کی تصانیف میں درج ہوئے ہیں یہ نواب صاحب کے ذاتی خیال کا فوٹو نہیں یہ اقوال غیر ہیں جن کو نواب صاحب نے سادہ پن سے درج کتاب فرما دیا ہے۔ اسپر گورنمنٹ ہند کی توجہ ہوئی تو گورنمنٹ نے نواب صاحب کی وفات کے بعد صرف بیگم صاحب کی خاطر و دلجوئی کے لیئے نواب صاحب کو بلفظ نواب یاد کرنے کا حکم دیا جس سے نواب صاحب بحال نہ ہوئے۔ بلکہ صرف بیگم کی تلافی ہوئی آپ نے اس واقعہ کو کچھ کا کچھ بنا کر دکھا دیا اور اپنے احمق مریدوں کو دہوکہ دیا۔

دوسری بات بھی محض غلط و خلاف واقعہ ہے کسی حدیث صحیح میں یہ ذکر نہیں آیا کہ جو شخص کثرت سے مکالمہ الٰہی سے مشرف ہو وہ نبی کہلانے مستحق ہوتا ہے اور نہ ہی یہ بات مجدد الف ثانی نے کہی ہوگی آپ سچے ہیں تو حدیث کا پتہ کسی کتاب حدیث میں اور مجدد صاحب کے مکتوب کا نمبر و نام مکتوب الیہ بتادیں۔ اور نہ یہ مضمون کسی حدیث میں آیا ہے کہ اس امت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلانے لگا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ آپ اس مضمون کے

چکے ہیں آپکو مناسب تھا کہ ہمارے جوابات کا جواب دیتے نہ یہ کہ بلاجواب الجواب پرانی باتوں کے اعادہ پر اکتفا کرتے۔ گذشتہ را صلوٰت۔ آپ آیندہ ہی مرد میدان بنیں اور جن پیشگوئیوں ونشانات کی تعداد آپ کبھی تین ہزار کبھی (طفرہ نظامیہ جائز کرکے) تین لاکھ بتاتے ہیں انمیں سے صرف تین (جو بہت مشہور ہیں (۱) تولید الہامی فرزند (۲) نکاح زوجہ آسمانی۔ (۳) موت آتھم یا لیکھرام یا شوہر ثانی زوجہ آسمانی۔ یا ان میں سے صرف ایک جسپر زیادہ یقین واعتماد ہو) پر تحریری یا تقریری بحث کرکے انکا صادق ہونا ثابت کردیں اگر آپ نے اس ایک یا تین کا منجانب اللہ ہونا اور کلام الٰہی سے اپنا مخاطب اور خدا تعالےٰ کا متکلم ہونا ثابت نہ کیا تو اسپر باقی تین ہزار یا تین لاکھ کا قیاس کرکے انکا کان لم یکن ہونا آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا اور اگر ان تینوں کا منجانب اللہ ہونا آپ نے ثابت کردیا۔ تو پھر باقی تین ہزار یا تین لاکھ میں ایک ایک کرکے بحث ومباحثہ کرنا پڑے گا یہانتک کہ جملہ پیشگوئیوں اور نشانات کا منجانب اللہ ہونا آپ ثابت کردیں کیونکہ اہل اسلام کے نزدیک مسلم ومقرر ہے کہ کسی سچے نبی یا ملہم الٰہی کی جو ہزاروں لاکھوں پیشگوئیوں کے منجانب اللہ ہونے کا دعوے کرے کسی ایک پیشگوئی کی جھوٹی نکلے تو وہ دعوے نبوت میں جھوٹا سمجھا جائے گا اور اسکی نبوت کا بالکل اعتبار نہ رہے گا۔

مگر مشکل اور سخت مصیبت تو یہ ہے کہ زمانہ تالیف کتاب دافع الوساوس سے یہ الہام اسمیں درج کرکے یا علی دعہم ذرہا غنہم وانصارہم یعنے اے علی (اپنی ذات اقدس کو مراد بتاتے ہیں) انکی کھیتی اور مددگاروں کو (یعنے مولویوں اور ان کے مباحث کو) چھوڑدے مباحثہ کا دروازہ بندکردیا ہے (گویہ بند

کرنا صرف زبانی اور تقریری بحث سے ہے تحریری بحث تو آپکو بند نہیں ہوئی۔ اس لئے کتاب حقیقۃ الوحی کو دیکھیں جو متعلقات
چھ سو صفحہ کے قریب میں ختم ہوئی ہے یہ بحث نہیں تو اور کیا ہے) اور ایک مدت سے اپنی دعاوی کے ثبوت کیلئے
آپ نے یہی ایک دلیل کو پناہ یا ہتھیار تیار کر رکھا ہے کہ "پاداں تنبا کراں جو رچنبا" یعنی ہمارے الہامات و نشانات
کی نسبت قسم یا مباہلہ سے کہو کہ خدا کا کلام نہیں محض افترا ہے۔ تو پھر ایک سال کے اندر مارے جاؤ گے۔
اس صورت سے فرمائیے آپکے دعاوی کی صداقت آپ کے ان مخالفوں و منکروں پر جو معاند
نہیں ہیں جیسا کہ یہ عاجز خاکسار آپکا پرانا غمخوار ہے، کیونکر ثابت و محقق ہو۔
حِسْبَةً لِلّٰهِ وَ نُصْحًا لِخَلْقِ اللّٰهِ آپ اس سوال کا جواب ضرور دیں آپ نہ دے سکیں تو اپنی امت کے
حکیم مولوی نور دین صاحب بہادر۔ یا آپکے وکیل بالخصومۃ و مناظر مولوی محمد احسن صاحب بہادر سے
جواب دلوائیں۔ ایک واجب العرض گذارش یہ ہے۔ کہ آپکے غیر معاند خصوم سے آپکے اس سوال کا۔ کہ
"میرے الہامات کو خدا کی طرف سے نہیں مانتے تو اس کے افتراء علی اللہ ہونے پر قسم کھاؤ اور موت
کی سزا پاؤ" بے محل و نامناسب ہونا تو بیان ہو ہی چکا ہے۔ جو وہ منکر و مخالف جو جحوداً و عناداً
آپکے دعاوی کو حق جان کر اور آپکے الہامات کو منجانب اللہ مان کر ان سے انکار کرتے ہیں۔ اور وہ ان
فرعونی لوگوں کی مانند ہیں جن کے حق میں قرآن میں فرمایا ہے کہ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا
اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا۔ روشن نشانی لاٹھی کا سانپ بنجانیکے منجانب اللہ ہونیکا یقین کر کے
عناداً و جحوداً اس سے انکار کیا تھا ان کی نسبت بھی اگر آپ مسیح علیہ السلام کی مثیل ہیں قسم کھا کر ہلاک ہو جانیکو نشان
نہ بنائیں بلکہ انکے لیے بھی یہی دعا کریں کہ خدا انکا عناد و جحود دُور کرے اور انکو آپکا مطیع کر دے۔ ان دونو
فریق کی نسبت یہ گذارش بھی بطور سفارش واجب العرض ہے کہ جو شخص آپکے الہامات کو منجانب اللہ نہ مانے
و تحقیق ہو یا معاند ہو اسکو یہ لازم نہیں کہ وہ آپکو عمداً مفتری علی اللہ ہی قرار دے کیوں جائز نہیں ہے کہ وہ آپ کے
[illegible] الہامات کی نسبت یہ خیال کرتا ہو کہ وہ آپکے دل و دماغ کے خیالات ہیں اور از قسم حدیث النفس کیونکہ آپ ظاہر
[illegible] ارشاد سے بھی محروم سے ہیں۔ اور انکے حالات متعلقات
[illegible] خیالات آپکے دلمیں اور آپکے دماغ میں
[illegible] آپکی نسبت یہ خیال ہو وہ آپکے مقالات
[illegible] الہامات سمجھ لیتے ہیں [illegible]